استفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اِس مسئلہ میں کہ کیا ہم جماعت کے لیے زکوٰۃ، فطرہ اور صدقے کا مال لے سکتے ہیں؟ اور لوگ دیتے ہیں تو ہم یہ رقم کس کام میں استعمال کر سکتے ہیں؟

(السائل: محمد یعقوب، نیا آباد)

باسمہ تعالیٰ وتقدس الجواب: شرعی قوانین کی رو سے جماعت کے لئے زکوٰۃ، فطرہ اور صدقے کا مال جمع کیا جا سکتا ہے لیکن زکاۃ اور فطرہ کا مال جماعت والوں کو فوراً مستحقّین تک پہنچانا ہوگا یعنی ان کی ملک کرنا ہوگا کیونکہ زکوٰۃ فرض ہونے کے بعد مستحقّین تک فوراً پہنچانا واجب ہے عموماً ہمارے یہاں جو جماعتیں یا فلاحی ادارے زکوٰۃ وفطرہ جمع کرتے ہیں وہ اِن رقوم کو جمع کر کے رکھتے ہیں اس طرح چونکہ ادائیگی میں تاخیر ہوتی ہے اس لئے ایسا کرنا ناجائز وحرام ہے جبکہ نفلی صدقے کا مال فقراء اور اغنیاء دونوں پر خرچ کر سکتے ہیں۔ چنانچہ امام کمال الدین محمد بن عبدالواحد المعروف ابن ہمام حنفی متوفی ۶۸۱ھ لکھتے ہیں: الزَّكَاةُ حَقُّ الْفُقَرَاء (فتح القدير، كتاب الزكاة، تحت قوله: ثُمَّ قِيلَ هِيَ وَاجِبَةٌ عَلَى الْفَوْرِ لِأَنَّهُ مُقْتَضَى مُطْلَقِ الْأَمْرِ، ١٦٦/٢، الطبعة الأولى ١٤٢٤هـ، مكتبه عثمانيه، كوئتة)

یعنی، زکوٰۃ فقراء کا حق ہے۔

علامہ سید محمد بن علی المعروف علاؤالدین حصکفی حنفی متوفی ۱۰۸۸ھ فرماتے ہیں: وَ افْتِرَاضُهَا ...... فَوْرِيٌّ أَيْ وَاجِبٌ عَلَى الْفَوْرِ وَعَلَيْهِ الْفَتْوَى (در مختار، كتاب الزكاة، ٢٢٧/٣، مكتبة رشيدية، كوئتة)

یعنی، اور زکوٰۃ کی فرضیت......فوری ہے یعنی زکوٰۃ علی الفور واجب ہوتی ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔

علامہ سید محمد بن نواز المعروف مُلّا خسرو حنفی متوفی ۸۸۵ھ لکھتے ہیں: فَوْرِيٌّ أَيْ وَاجِبٌ عَلَى الْفَوْرِ، لِأَنَّهُ مُقْتَضَى الْأَمْرِ الْمُطْلَقِ (درر الحكّام شرح غرر الأحكام، كتاب الزكاة، شروط وجوب الزكاة، ص١٧٣، الطبعة الأولى ١٣٢٩هـ، مير محمد كتب خانه، كراتشى)

یعنی، زکوٰۃ (کی ادائیگی) فوراً کرنا واجب ہے کیونکہ یہ مطلق امر کا مقتضیٰ ہے۔

سید علامہ زین الدین ابن نجیم حنفی متوفی ۹۷۰ھ ارشاد فرماتے ہیں: وَ أَمَّا بَقِيَّةُ الصَّدَقَاتِ الْمَفْرُوضَةِ وَالْوَاجِبَةِ كَالْعُشْرِ وَالْكَفَّارَاتِ وَالنُّذُورِ وَصَدَقَةِ الْفِطْرِ فَلَا يَجُوزُ صَرْفُهَا لِلْغَنِيِّ (البحر الرائق شرح كنز الدقائق، كتاب الزكاة، باب دَفْعُ الزَّكَاةِ لِغَنِيٍّ يَمْلِكُ نِصَابًا، تحت قوله: وَغَنِيٍّ يَمْلِكُ نِصَابًا، ٤٢٧/٦، مكتبة الحرمين الشريفين، كوئتة)

یعنی، اور بہر حال بقیہ صدقات مفروضہ اور واجبہ جیسا کہ عشر اور کفارات اور نذریں اور صدقہ فطر تو ان کا غنی پر خرچ کرنا جائز نہیں۔

سید صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی حنفی متوفی ۱۳۶۷ھ لکھتے ہیں: صدقہ فطر کے مصارف وہی ہیں جو زکاۃ کے ہیں یعنی جن کو زکاۃ دے سکتے ہیں، انھیں فطرہ بھی دے سکتے ہیں اور جنہیں زکاۃ نہیں دے سکتے، انہیں فطرہ بھی نہیں سوا عامل کے کہ اس کے لیے زکاۃ ہے فطرہ نہیں۔ (بہار شریعت، صدقہ فطر کا بیان، ۱/۹۴۰، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اور نفل صدقات کے بارے میں امام کمال الدین محمد بن عبد الواحد المعروف ابن ہمام حنفی متوفی ۶۸۱ھ لکھتے ہیں: وَ أَمَّا الصَّدَقَةُ النَّافِلَةُ ...... يَجُوزُ النَّفَلُ لِلْغَنِيِّ (فتح القدير، كتاب الزكاة، بَابُ مَنْ يَجُوزُ دَفْعُ الصَّدَقَةِ إلَيْهِ وَمَنْ لَا يَجُوزُ، تحت قوله وَلَا يَدْفَعُ إلَى بَنِي هَاشِمٍ، ۲۷۸/۲، الطبعة الأولى ۱٤۲٤هـ، مكتبه عثمانيه، كوئتة)

یعنی، اور بہر حال صدقہ نافلہ......تو یہ غنی کے لئے جائز ہے۔

سید علامہ زین الدین ابن نجیم حنفی متوفی ۹۷۰ھ فرماتے ہیں: اَنَّ النَّفَلَ يَجُوزُ لِلْغَنِيِّ كَمَا لِلْهَاشِمِيِّ (البحر الرائق شرح كنز الدقائق، كتاب الزكاة، باب دَفْعُ الزَّكَاة لغَنِيّ يَمْلِكُ نِصَابًا، تحت قوله: وَغَنِيٍّ يَمْلِكُ نِصَابًا، ٤٢٧/٦، مكتبة الحرمين الشريفين، كوئتة)

یعنی، غنی کے لئے نفلی صدقہ جائز ہے جیسا کہ ہاشمی کے لئے۔

و الله تعالى أعلم بالصواب

كتبه ....

الجواب الصحيح

ابو آصف محمد کاشف العطاری المدنی

دارُ الاِفتَاء

جمعيّة إشاعة أهل السنّة (باكستان)

المُفتِی محمد عطاء الله النَّعِيمِی

رئيسُ دارِ الاِفتَاءِ

جمعيّة إشاعة أهل السنّة (باكستان)

188-TF

يوم الإثنين، ۳ صفر المظفر ۱٤۳۷ھ، ۱٦ نوفمبر ۲۰۱٥ م